کراچی: شعبہ حفظ کے ممتحنین کا تربیتی اجتماع

محمد احمد حافظ

2 مارچ 2018ء کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، میں وفاق المدارس العربیہ کے شعبہ تحفیظ کے ممتحنین کا تربیتی اجتماع ہوا، جس میں کراچی کے چاروں اضلاع سے علماء وقراء کرام نے شرکت کی، اس تربیتی نشست سے صدر وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ، ناظم وفاق برائے سندھ حضرت مولانا امداداللہ صاحب مدظلہم، ڈاکٹر مولانا قاری ضیاء الحق صاحب، مولانا قاری محمد زبیر صاحب اور مولانا عمار خالد صاحب نے خطاب کیا۔ شعبہ تحفیظ کے تربیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم نے فرمایا:

''سب سے پہلے تو ہمیں تہِ دل سے اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ دین کے ایک شعبے سے جوڑ دیا ہے، لاکھوں افراد ایسے ہیں جنہیں حلال وحرام کی تمیز نہیں، جو شخص بھی اللہ کے دین کی خدمت کرتا ہے اللہ اسے بھوکا نہیں چھوڑے گا۔ حضرت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے، فرماتے ہیں میں بعض دفعہ سوچتا ہوں کہ دین کے تمام کام چھوڑ کر کسی گاؤں چلا جاؤں، ایک جھاڑو خریدوں اور جو مسجد ویران پڑی ہو اسے صاف کروں، اذان دوں، پھر گلیوں میں پھروں اور لوگوں سے کہوں کہ آؤ نماز پڑھو، جب وہ نماز پڑھنے آئیں تو ان سے کہوں کہ اپنے بچوں کو میرے پاس پڑھنے کے لیے بھیجو، میں انہیں قاعدہ اور سپارہ پڑھاؤں، یہ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ تھا۔ آپ کو بھی یہی جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے۔

حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا: ایک اچھے استاذ کی صفات کیا ہونی چاہیں؟...... شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے ''صفات المعلم الکامل'' کے نام سے ایک کتابچہ تحریر فرمایا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔ آپ استاذ ہیں، آپ کو سوچنا ہے کہ بچے آپ کی روحانی اولاد ہیں۔ جس طرح آپ حقیقی اولاد کے ساتھ معاملہ رکھتے ہیں اسی طرح اپنے شاگردوں یعنی روحانی اولاد کے ساتھ بھی معاملہ رکھیں۔ افریقہ کے ایک سفر میں، میں حضرت

بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا۔ سفر کے دوران بہت قریب رہنے اور قربت کی وجہ سے لوگ پوچھتے تھے کہ یہ آپ کا بیٹا ہے؟ تو حضرت فرماتے ہاں یہ میرا روحانی بیٹا ہے۔

آپ نے فرمایا: امتحان نہ اتنا آسان ہو کہ بچوں کو کھیل محسوس ہو اور نہ اتنا مشکل ہو کہ طالب علم امتحان ہی نہ دے سکے۔ آپ اپنا رویہ ایسا رکھیں کہ وہ بچہ صبح صبح دوڑتا بھاگتا جب آپ کے پاس امتحان کے لیے پہنچے تو اسے اپنائیت محسوس ہو۔ الحمدللہ مدارس کا امتحانی نظام عصری اداروں کے لیے نمونہ ہے۔

ناظم وفاق برائے صوبہ سندھ حضرت مولانا امداداللہ صاحب مدظلہم نے امتحانی نظم کے حوالے سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا: حفظ کا امتحان ایسا ہے کہ اسے کہیں بھی چیلنج نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ امتحان تحریری نہیں تقریری ہوتا ہے، یہاں ممتحن اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے درمیان کوئی دوسرا نہیں ہوتا، اس لیے یہ معاملہ خالص ممتحن کی دیانت سے تعلق رکھتا ہے، جب کہ درجہ کتب کے امتحانات میں بعد میں طالب علم اپنے پرچے دوبارہ نکلوا کر چیک کرواسکتا ہے، اسی لیے حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب (افریقہ والے) فرمایا کرتے تھے کہ بچہ جب امتحان گاہ میں داخل ہو تو پہلے آپس میں انس پیدا کریں، بچے کے سامنے مشفق روحانی باپ کے طور پر پیش آئیں۔ الحمدللہ اس سال وفاق المدارس العربیہ کے زیر اہتمام 73 ہزار سے زاید بچے حفظ قرآن کا امتحان دے رہے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں دنیا میں کہیں بھی حفظ کا امتحان نہیں دیا جاتا، یہ صرف پاکستان کو اور پاکستان میں وفاق المدارس کو اعزاز حاصل ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے، جبکہ صرف کراچی کے چھ اضلاع کے زون میں 1471 مدارس کے 11500 طلبہ وطالبات وفاق کے تحت حفظ کا امتحان دے رہے ہیں، حفظ کا امتحان دینے والے طلبہ وطالبات کے لیے 45 امتحانی سینٹر بنائے گئے ہیں۔

ڈاکٹر مولانا قاری ضیاء الحق صاحب مدظلہم نے اپنے تدریسی اور امتحانی تجربات شرکاء اجتماع کے سامنے ذکر کرتے ہوئے کہا:

''وفاق کے امتحان کا جو نظم بتایا گیا ہے وہ تحریری صورت میں آپ حضرات کے سامنے ہے، چند معروضات میں اپنے تجربات کی روشنی میں پیش کروں گا، پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے کام سے کام رکھیں، حق الخدمت اگر کم محسوس ہو تو اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیں، جب بھی کسی درجے کا امتحان ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف طالب علم کا ہی امتحان نہیں بلکہ ہمارا بھی امتحان ہے۔ ''امتحان'' اور ''ممتحن'' میں ویسے بھی ثقل اور بوجھل پن ہے۔ بچے کے ذہن میں امتحان اور ممتحن کا ایک خاص تصور ہوتا ہے اور وہ پہلے سے ہیبت زدہ ہوتا ہے۔ آپ اس سے اس انداز میں سوال کریں کہ انسیت پیدا ہو، یہ کہنا کہ سورۂ ہود سے پڑھو، یا سورۂ رعد سے پڑھو تو بچہ اس سے کنفیوژ ہوسکتا

ہے۔ متشابہات والے رکوع سننے سے گریز کریں۔ بیچ رکوع سے نہ پوچھیں بلکہ رکوع کے آغاز سے پوچھیں۔ ہر طالب علم کو یکساں وقت دیں اور سب کے ساتھ رویہ بھی ایک جیسا رکھیں۔

مولانا ضیاء الحق نے فرمایا کہ پکی غلطی، اٹکن اور سوچن میں فرق کریں اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے نمبر کاٹیں۔ محض حسن صوت پر نمبر نہ دیں بلکہ تلفظ اور ادائیگی مخارج کا بھی خیال رکھیں کہ کیسا ہے؟! جانبداری کو کسی صورت سامنے نہ آنے دیں۔''

مولانا عمار خالد زید مجدہم نے تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا:......الحمدللہ گزشتہ چند برسوں سے شعبہ تحفیظ کے امتحانات بہت عمدہ نظم کے ساتھ منعقد ہورہے ہیں۔آج کا پروگرام بھی اسی حوالے سے ہے کہ کس طرح شعبہ تحفیظ کے امتحانات کو مزید بہتر کیا جاسکتا ہے۔اس کے لیے آپ حضرات کے پاس پہلے سے وفاق المدارس کی جانب سے چھپا ہوا پیپر موجود ہے۔ چند معروضات اپنی جانب سے پیش خدمت ہیں،سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس بات کا آپ سب کو استحضار رہنا چاہیے کہ آپ جو امتحان لینے جارہے ہیں اس کے لیے حافظ بچے نے ایک طویل زمانہ محنت کی ہے،قاعدہ،ناظرہ،حفظ پھر گردان،یہ دورانیہ پانچ سے چھ سال کا بنتا ہے۔ بچہ جب امتحان گاہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ذہن میں ایک خاص تصور ہوتا ہے۔اور وہ مرعوب ہوتا ہے اس لیے امتحان گاہ میں اشارۃً کیا کنایۃً بھی کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیے جو بچے کو مزید مرعوب کردے۔

مولانا عمار خالد نے کہا کہ امتحان کے لیے آنے والے طالب علم کی وضع قطع پر ضرور نظر رہنی چاہیے۔ خصوصا مقطوع اللحیہ کے بارے میں کوئی رعایت نہیں رکھنی چاہیے۔ ہمارے حضرت شیخ سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اس معاملے میں رویہ نہایت واضح تھا۔اسی طرح آپ حضرات جہاں بھی امتحان کے لیے جاتے ہیں وہاں کے ادارے کی جانب سے آپ کو ناشتہ فراہم کرنا ضروری نہیں۔ان کی طرف سے ہوجائے تو یہ محض تبرع ہے، جہاں بھی کوئی خلاف ضابطہ معاملہ سامنے آئے فوراً اپنے مسئول اور ممتحن اعلیٰ سے مشورہ کر کے دفتر وفاق کو رپورٹ کریں۔ مسؤل کے مشورے کے بغیر اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہ کریں۔

یہ بات بھی نوٹ کرنے کی ہے کہ آپ کو آپ کے ادارے نے دوسرے ساتھیوں میں سے چنا ہے کہ اس کام کے لیے آپ سب سے موزوں ہیں۔اس طرح آپ اپنے ادارے کے بھی سفیر ہیں اور وفاق المدارس کے بھی سفیر ہیں۔اس لیے امتحانی سینٹر میں اپنے رویے کو بہتر سے بہتر رکھیں،اور کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ دیں۔

اسی روز جامعۃ العلوم الاسلامیہ شعبہ بنات میں حفظ کی مسؤلات و ممتحنات کا بھی تربیتی اجتماعی

ہوا، اس اجتماع سے پردے کے اہتمام کے ساتھ حضرت مولانا امداداللہ صاحب مدظلہم اور مولانا قاری زبیر احمد صاحب نے خطاب کیا۔

دریں اثناء اسی روز وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم تشریف لائے، جامعہ انوار الصحابہ میٹروول اور جامعہ فاروق اعظم نارتھ ناظم آباد میں تکمیل بخاری شریف کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی مدارس کی منظم خدمات کا عالم اسلام کی سطح پر اعتراف کیا جانا پاکستان کے اسلامی تشخص کو ساری دنیا میں اجاگر کرنے کا ذریعہ ہے۔ ہمارے اکابر نے پاکستان کی جغرافیائی تشکیل میں جہاں اپنا کردار ادا کیا وہیں اس مملکت کے اسلامی نظریات، اور اقدار کے تحفظ و بقا کے لیے اسلامی مراکز قائم کیے۔ الحمدللہ آج اس اسلامی مملکت میں ہر پہلو سے ہزاروں مدارس نمایاں خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہزاروں مدارس سے وابستہ لاکھوں افراد کو دباؤ میں لانے کے لیے بعض افراد اور ادارے منفی پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ایسے افراد کو میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارے مدارس میں کسی وقت بھی آکر ہمارے مدارس کے تعلیمی نظام سے لے کر ان کی اخلاقی و معاشرتی کارکردگی کو ضرور دیکھیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال وفاق المدارس کے تحت ہونے والے سالانہ امتحان میں تین لاکھ چھپن ہزار چھ سو اڑسٹھ طلبہ و طالبات شریک ہوں گے۔ گزشتہ سال کی بنسبت اس سال چالیس ہزار ایک سو ترانوے طلبہ و طالبات اضافہ ہوا ہے، جس سے یقیناً اہل مدارس مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اور طلبہ کی تعداد میں اتنا بڑا اضافہ عامۃ الناس کے اعتماد کا مظہر بھی ہے۔

بعدازاں عصر تا مغرب حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے صدر وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم سے وفاق کے اہم امور خصوصاً سالانہ امتحانات کی تیاریوں کے سلسلے میں ملاقات و مشاورت کی۔ اس موقع پر ناظم وفاق صوبہ سندھ حضرت مولانا امداداللہ صاحب مدظلہم، معاون خاص حضرت صدر وفاق مولانا ڈاکٹر سعید اسکندر صاحب زیدمجدہم اور وفاق المدارس کے میڈیا کوآرڈینیٹر برائے سندھ مولانا طلحہ رحمانی صاحب زیدمجدہم بھی موجود تھے۔

☆=☆=☆